

فوری عمل کے لیے فوری اپیل: غزہ میں انسانی تباہی کے لیے عالمی مداخلت کی ضرورت ہے

غزہ میں انسانی بحران ایک ایسی شدت کی سطح پر پہنچ گیا ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی، جو ہولوکاسٹ کے عروج کی روزانہ شرح اموات سے زیادہ ہے اور اسٹالن گراڈ کے محاصرے سے زیادہ آبادی کے تناسب کو متاثر کر رہا ہے۔ 2 مئی 2025 تک، اسرائیل کی 2 مارچ 2025 سے نافذ کردہ مکمل ناکہ بندی نے تمام خوراک، ایندھن اور امداد کو روک دیا ہے، جس سے 20 لاکھ لوگ نباہ کن قحط کی طرف دھکیل دیے گئے ہیں۔ اموات کی شرح تیزی سے بڑھ رہی ہے، اور یہاں تک کہ اگر امداد تک رسائی بحال ہو جائے، فوری، مربوط اور محفوظ مداخلت کے بغیر لاکھوں لوگ مرجائیں گے۔ اسرائیل کی طرف سے مسلط کردہ حالات اتنے سخت ہیں کہ جب خراب شدہ خوراک کے ذخائر ختم ہو جائیں گے اور زندہ بچ جانے والے اپنے مردوں کو دفن کرنے کی طاقت کھودیں گے، تو کچھ لوگ بالآخر زندہ رہنے کے لیے انسان خور بننے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔ ایک خوفناک نتیجہ جسے صرف فوری عمل سے روکا جاسکتا ہے۔ ہم اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (UNGA) سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ دسویں ہنگامی خصوصی اجلاس کو دوبارہ بلائے، غزہ کے کراسنگز کو زبردستی کھولنے کے لیے ہنگامی اقدامات منظور کرے، اور دیگر ممالک سے ہوائی اور سمندری راستوں سے انسانی امداد کی ترسیل کا اہتمام کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔ فوجی طاقت کے ذریعے محفوظ کیا جائے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ امداد ان لوگوں تک پہنچے جو شدید ضرورت میں ہیں۔

غزہ کی صورتحال: ایک انسانی تباہی

غزہ 21 ویں صدی کے بدترین انسانی بحرانوں میں سے ایک سے گزر رہا ہے، جیسا کہ اقوام متحدہ کی رپورٹس، انسانی ہمدردی کی تنظیموں اور عینی شاہدین کے بیانات سے دستاویزی شکل میں موجود ہے: - مکمل ناکہ بندی: 2 مارچ 2025 سے، اسرائیل نے تمام سرحدی گزرگاہوں (رفح، کریم شالوم، ایریز) کو بند کر دیا ہے، جس سے کوئی بھی خوراک، ایندھن یا امداد داخل نہیں ہو سکتی۔ UNRWA کے پاس 3,000 ٹرک انتظار میں ہیں، اور WFP کے پاس 116,000 میٹرک ٹن خوراک ہے۔ جو 20 لاکھ لوگوں کو 44 دن تک کھلانے کے لیے کافی ہے۔ لیکن اسرائیل سیکورٹی خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے اور حماس سے یرغمالیوں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے داخلے سے انکار کرتا ہے (رائٹرز، 29 اپریل 2025؛ اقوام متحدہ کی خبریں، 29 اپریل 2025)۔ - قحط اور غذائی قلت: 92 فیصد بچے اور حاملہ خواتین شدید غذائی قلت کا شکار ہیں، اپریل میں مارچ کے مقابلے میں بچوں میں غذائی قلت کے کیسز میں 80 فیصد اضافہ ہوا (ایکس رجحانات کا خلاصہ)۔ خاندان کیڑوں سے آلودہ آٹے اور سڑے ہوئے روٹی پر زندہ ہیں، بغیر کسی تازہ خوراک کے۔ ایک زندہ بچ جانے والے نے بتایا: "میں ہسپتال میں تھا... میں نے میعاد ختم ہونے والا آٹا کھایا اور مجھے

غذائی زہرہلا ہوا” (یعنی شاہد کا بیان، 2 مئی 2025)۔ پانی اور طبی دیکھ بھال کی کمی: کوئی صاف پانی نہیں ہے، آلودہ پانی ابا لے کے لیے توانائی نہیں ہے، اور صحت کا نظام تباہ ہو چکا ہے (رائٹرز، 29 اپریل 2025)۔ لوگ 3 سے 7 دنوں کے اندر پانی کی کمی سے مر رہے ہیں اور غذائی زہرہلے جیسے انفیکشنز سے، جو خراب شدہ خوراک کے استعمال کی وجہ سے عام ہیں۔ انسان خوری کا خطرہ: اگرچہ ابھی تک انسان خوری کے دستاویزی کیسز نہیں ہیں، لیکن شدید قلت۔ اب کئی لوگوں کے لیے بغیر خوراک کے پہلا ہفتہ۔ کا مطلب ہے کہ جب خراب شدہ خوراک ختم ہو جائے گی اور زندہ بچ جانے والے اپنے مردوں کو دفن کرنے کی طاقت کھودیں گے، تو کچھ لوگ بالآخر زندہ رہنے کے لیے انسان خوری کا سہارا لے سکتے ہیں۔ یہ خوفناک نتیجہ اسرائیل کی ناکہ بندی کی طرف سے مسلط کردہ حالات کا براہ راست نتیجہ ہے اور اسے فوری عمل سے روکنا ضروری ہے۔ - حالیہ شدت: 2 مئی 2025 کی رات، ایک اسرائیلی ڈرون نے سمندری راستے سے امداد پہنچانے کی کوشش کرنے والی فریڈم فلوٹیلہ پر حملہ کیا، جس نے مالٹا کے قریب 30 افراد کے عملے کے ساتھ ایک جہاز کو ڈبو دیا اور ایک SOS سگنل کو متحرک کیا (رپورٹ شدہ واقعہ، 2 مئی 2025)۔ یہ حملہ 2010 کے ماوی مرمرہ پر چھاپے کی یاد دلاتا ہے، جس میں 10 کارکن ہلاک ہوئے تھے (دی گارڈین، 2010)، اور اس سے اسرائیل کی امداد کو ہر ممکن طریقے سے روکنے کی نیت ظاہر ہوتی ہے، یہاں تک کہ بین الاقوامی پانیوں میں بھی۔

متوقع شرح اموات: تاریخی مظالم سے بدتر ایک بحران

غزہ میں اموات کی تعداد خطرناک رفتار سے بڑھ رہی ہے، جو تاریخ کے بدترین نسل کشیوں سے آگے نکل رہی ہے:- موجودہ شرح اموات:- 2 سے 9 مئی: فی دن 27,143 کل اموات (21,714 بھوک سے)، 9 مئی تک 190,000 مجموعی اموات کے ساتھ۔ - 10 سے 16 مئی: فی دن 44,030 کل اموات (27,371 بھوک سے)، 16 مئی تک 498,212 مجموعی اموات (20 لاکھ کا 24.9%)۔ - 17 سے 25 مئی: فی دن 96,483 کل اموات (69,334 بھوک سے)، 25 مئی تک 1,366,556 مجموعی اموات (آبادی کا 68.3%)۔ - 26 مئی سے 2 جون: فی دن 58,593 کل اموات (40,540 بھوک سے)، 2 جون تک 1,835,300 مجموعی اموات (آبادی کا 91.8%)۔ - جون کے آخر تک: اگر کوئی امداد نہ پہنچی تو 2,000,000 اموات (آبادی کا 100%)۔ - تاریخی مظالم سے موازنہ:- ہولوکاسٹ: 1942 میں فی دن زیادہ سے زیادہ شرح اموات 18,692 تھی۔ غزہ کی چوٹی 69,334 بھوک سے اموات فی دن (17 سے 25 مئی) 3.7 گنا زیادہ ہے۔ - اسپتالوں گراؤ کا محاصرہ: 710,000 شہری متاثر ہوئے، 33.1% ہلاک ہوئے (1942-1943)۔ غزہ کے 20 لاکھ لوگ، جن میں سے 91.8% کی 2 جون تک موت کی پیشگوئی کی گئی ہے، 2.77 گنا زیادہ شرح اموات کا سامنا کر رہے ہیں۔ - غذائی زہرہلے کا اثر: جب زندہ بچ جانے والے کیڑوں سے آلودہ آٹا اور سڑی ہوئی روٹی کھاتے ہیں، تو 16 مئی کو 1,570,500 زندہ بچ جانے والوں میں سے 50% (785,250) کو غذائی زہرہلا ہو

سکتا ہے، جن میں سے 20% مرجائیں گے (157,050)۔ جو 10 سے 25 مئی تک فی دن 9,816 اموات کا اضافہ کرتا ہے، جس سے کل تعداد 17 سے 25 مئی تک فی دن 96,483 ہو جاتی ہے۔

اگر امداد مل جائے تو بھی بہت سے لوگ مرجائیں گے

یہاں تک کہ اگر خوراک تک رسائی بحال ہو جائے، تو بھوک، پانی کی کمی اور بیماریوں کے شدید جسمانی اثرات کی وجہ سے اموات فوری طور پر بند نہیں ہوں گی:- ری فیڈنگ سنڈروم: طویل بھوک (مہینوں تک $>500 \text{ kcal/dn}$ ، اپریل کے آخر سے 0 kcal) کا مطلب ہے کہ زندہ بچ جانے والے اچانک خوراک کے استعمال کو برداشت نہیں کر سکتے۔ احتیاط سے دوبارہ خوراک دینے کے بغیر (10-20 kcal/kg dn ، PMC مطالعہ کے مطابق)، 20-30% الیکٹرو لائٹ عدم توازن (دل کی ناکامی، دوروں) سے مرجائیں گے۔ 16 لاکھ زندہ بچ جانے والوں کے لیے (اگر ناکہ بندی 15 مئی کو ختم ہوتی ہے)، اس کا مطلب 96,000 اموات ہو سکتا ہے (مئی کے وسط کا تخمینہ)۔ - اعضاء کی خرابی اور انفیکشنز: بھوک نے دل، گردوں اور جگر کو نقصان پہنچایا ہے، اور طبی دیکھ بھال کے بغیر انفیکشنز (جیسے غذائی زہرہلا، ہیضہ) عام ہیں۔ تخمینہ ہے کہ ناکہ بندی کے بعد 80,240 سے 156,425 لوگ بیماری سے مرجائیں گے (مئی کے وسط / آخر کا تخمینہ)۔ - لاجسٹک تاخیر: یہاں تک کہ کھلی گزرگاہوں کے ساتھ، جنگ سے تباہ حال علاقے میں 16 لاکھ لوگوں کو امداد تقسیم کرنے میں ہفتوں لگتے ہیں۔ 44,030 اموات / دن کی شرح سے (10 سے 16 مئی کی شرح) ایک ہفتے کی تاخیر کا مطلب 308,210 اضافی اموات ہے۔ - ناکہ بندی کے بعد کل اموات (مئی کے وسط کا منظر نامہ): فوری طبی مداخلت کے بغیر (جیسے 18.55 ملین لیٹر رنگر کا محلول)، جون کے وسط تک 584,450 اضافی اموات ہو سکتی ہیں، جس سے کل تعداد 1,082,662 (آبادی کا 54.1%) ہو جاتی ہے۔

فوری عمل کے لیے اپیل

اس بحران کا دائرہ کار فوری اور فیصلہ کن عمل کا تقاضا کرتا ہے۔ عالمی برادری 69,334 بھوک سے اموات / دن (17 مئی) تک انتظار نہیں کر سکتی۔ یہ حد پہلے ہی 21,714 / دن (2 مئی) کے ساتھ عبور ہو چکی ہے۔ ہمیں اب عمل کرنا ہوگا:

1. UNGA کا دسواں ہنگامی خصوصی اجلاس:

- فوری طور پر دوبارہ بلانا: UNGA کو اب دسواں ہنگامی خصوصی اجلاس دوبارہ بلانا چاہیے، جیسا کہ اس نے 2023 میں کیا تھا (قرارداد ES-10/22)، جب بھوک سے اموات تقریباً صفر تھیں۔ 44,030 کل اموات / دن (10 مئی) کے ساتھ، بحران تیزی سے بدتر ہو گیا ہے۔
- ہنگامی اقدامات: درج ذیل کے لیے پابند اقدامات منظور کریں:

■ اسرائیل کو تمام گزرگاہوں (رفح، کریم شالوم، ایریز) کو فوری طور پر کھولنے پر مجبور کریں، جس سے

116,000 میٹرک ٹن خوراک اور UNRWA 3,000 ٹرکوں کو داخل ہونے کی اجازت ملے۔

■ امداد کی تقسیم کو محفوظ بنانے اور لوٹ مار کو روکنے کے لیے اقوام متحدہ کے امن دستوں کو تعینات کریں

(جیسا کہ دیر البلاح میں دیکھا گیا، اقوام متحدہ کی خبریں، 29 اپریل 2025)۔

■ اسرائیل کو امداد روکنے کے لیے جوابدہ ٹھہرائیں، جو رشیدہ طلائب کے مطابق ایک جنگی جرم ہے (ایکس

ٹریڈ پوسٹ)، پابندیوں اور ICJ کے نفاذ کے ذریعے۔

○ فلوٹیلا حملے کی تحقیقات: 2 مئی 2025 کو مالٹا کے قریب فریڈم فلوٹیلا پر اسرائیلی ڈرون حملے کی فوری اقوام متحدہ

کی تحقیقات شروع کریں، جس نے بین الاقوامی پانیوں میں 30 افراد کے عملے کے ساتھ ایک جہاز کو ڈبو دیا۔ بین

الاقوامی قانون کی خلاف ورزی (سابقہ: 2010 ماوی مرمرہ پر چھاپہ، دی گارڈین)۔

2. ہوائی اور سمندری راستوں سے انسانی امداد کا اہتمام، فوجی طاقت کے ذریعے محفوظ:

○ ہوائی اور سمندری ترسیل: زمینی گزرگاہوں کے بند ہونے اور سمندری راستوں پر حملوں (فریڈم فلوٹیلا واقعہ)

کے ساتھ، ممالک کو خوراک، پانی اور طبی سامان (جیسے 16 لاکھ زندہ بچ جانے والوں کے لیے 18.55 ملین لیٹر رنگر

کا محلول، مٹی کے وسط کا تخمینہ) کی ترسیل کے لیے ہوائی ڈراپ اور سمندری قافلوں کا اہتمام کرنا ہوگا۔

■ ہوائی ڈراپ: WFP اور UNRWA اردن جیسے ممالک کے ساتھ (جنہوں نے 2024 میں ہوائی ڈراپ

کیے، ایمنسٹی انٹرنیشنل) خوراک اور انٹرا وینس سیال کی ترسیل کے لیے تعاون کر سکتے ہیں۔

■ سمندری قافلے: سرحد پر پھنسے ہوئے 116,000 ٹن کو سمندری راستوں سے ترسیل کرنے کے لیے ایک

کثیر القومی فلوٹیلا کا اہتمام کریں۔

○ فوجی تحفظ (ultima ratio): اسرائیل کا فریڈم فلوٹیلا پر ڈرون حملہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ امداد روکنے کے لیے

مہلک طاقت استعمال کریں گے۔ ترسیل کو یقینی بنانے کا واحد طریقہ ان مشنوں کو فوجی حفاظت کے ساتھ تحفظ

دینا ہے:

■ سمندری حفاظتی دستے: ترکی (جس نے 2010 میں فلوٹیلا کی قیادت کی) یا یورپی یونین کے ممالک (جیسے

مالٹا، فرانس) جیسے ممالک امدادی قافلوں کو حفاظت دینے کے لیے بحریہ کے جہاز تعینات کر سکتے ہیں، جو

اسرائیلی حملوں کو روک سکتے ہیں۔

■ ہوائی دفاع: جنگی طیارے یا ڈرون مخالف نظام ہوائی ڈراپس کو اسرائیلی مداخلت سے بچا سکتے ہیں، اس

بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ امداد غزہ تک پہنچے۔

■ سابقہ: اقوام متحدہ کے امن دستوں نے پچھلی تنازعات میں امداد کی حفاظت کی ہے (جیسے بوسنیا، 1990 کی دہائی)۔ خواہشمند ممالک کا اتحاد (جیسے کینیڈا، مارک کارنی کے عالمی قیادت کے بیان کے مطابق، ویب آئی ڈی 0) کو آگے بڑھنا ہوگا۔

3. عالمی تحریک:

- عوامی دباؤ: عینی شاہدین کے بیانات کو تقویت دیں، جیسے کہ ایک زندہ بچ جانے والے کی کہانی جو میعاد ختم ہونے والے آٹے سے غذائی زہر پلے کا شکار ہوا، تاکہ عوامی غم و غصہ بھرکایا جاسکے۔ ایکس جیسے پلیٹ فارمز پر شیئر کریں، @ICRC، @WHO، UN، اور save_children کو ٹیگ کریں، اور 17 سے 25 مئی تک 96,483 اموات/دن کا حوالہ دیں۔
- سفارتی عمل: ES-10/22 کی حمایت کرنے والے ممالک (153 ووٹوں کی حمایت، بشمول کینیڈا اور آسٹریلیا) کو نئے اجلاس اور فوجی طور پر محفوظ امدادی ترسیل کے لیے دباؤ کی قیادت کرنی ہوگی۔
- میڈیا رسائی: الجزیرہ، دی گارڈین اور رائٹرز جیسے میڈیا آؤٹ لیٹس کو شامل کریں تاکہ 2 جون تک متوقع 1,835,300 اموات اور اگر ناکہ بندی جاری رہی تو انسان خوری کے خطرے کو اجاگر کیا جاسکے۔

نتیجہ

غزہ کا بحران دنیا کے ضمیر پر ایک داغ ہے۔ 10 مئی تک فی دن 44,030 کل اموات، جو 17 سے 25 مئی تک 96,483 تک بڑھ رہی ہیں، اور 2 جون تک آبادی کے 91.8% کی موت کی پیشگوئی کے ساتھ، ہم ایک نسل کشی کو حقیقی وقت میں دیکھ رہے ہیں۔ اسرائیل کی طرف سے مسلط کردہ حالات – خوراک، پانی اور طبی دیکھ بھال سے انکار – زندہ بچ جانے والوں کو کنارے پر دھکیل رہے ہیں، جہاں وہ جلد ہی زندہ رہنے کے لیے انسان خوری کا سہارا لے سکتے ہیں۔ یہ ہونا نہیں چاہیے۔ UNGA کو دسواں ہنگامی خصوصی اجلاس دوبارہ بلانا ہوگا، غزہ کے کراسنگز کو زبردستی کھولنا ہوگا، اور ممالک کو ہوائی اور سمندری راستوں سے امداد فراہم کرنی ہوگی، اگر ضروری ہو تو فوجی طاقت کے ذریعے محفوظ کی جائے۔ ہر گھنٹے کی تاخیر کا مطلب ہزاروں اضافی اموات ہے۔ دنیا نظر نہیں ہٹا سکتی۔ ہمیں اب عمل کرنا ہوگا تاکہ باقی ماندہ 1,570,500 زندہ بچ جانے والوں کو بچایا جاسکے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔